19۔ لگتا نہیں ہے دل مرا اُجڑے دیار میں

بہادر شاہ ظفرؔ

(۱۷۷۵ء ۔۔۔۔۔ ۱۸۶۹ء)

تعارف:

بہادر شاہ خاندانِ مغلیہ کے آخری تاجدار تھے۔ جب انھوں نے بادشاہت سنبھالی، تو اس وقت مغلیہ اقتدار اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا۔ شاہی خاندان کا فرد ہونے کے ساتھ ساتھ انھوں نے شاعرانہ طبیعت بھی پائی تھی۔ شاعری میں شاہ نصیرؔ، ذوقؔ اور غالبؔ سے اصلاح لی۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں ان سے اقتدار چھن گیا۔ ان کے بیٹوں کو قتل کیا گیا اور انھیں انگریزوں نے جلا وطن کر کے رنگون (موجودہ ینگون) برما میں نظر بند کر دیا جہاں انھوں نے زندگی کے آخری سال انتہائی کسمپرسی میں بسر کیے۔ رنگون میں ہی انتقال کیا اور وہیں دفن ہوئے۔

سوز و گداز:

بہادر شاہ ظفر کے کلیات میں تیس ہزار سے زائد شعر ہیں۔ انھوں نے تقریباً سبھی اصنافِ شاعری میں طبع آزمائی کی ان کی پہچان ان کی غزل ہے، جس میں سوز و گداز اور غم کے مضامین پڑھنے والوں کو متاثر کرتے ہیں۔ زبان کی صفائی اور روزمرہ کے استعمال نے ان کی غزل کو ایک خاص رنگ عطا کیا ہے۔ جس کی بدولت انھیں اُردو کے اچھے غزل گو شاعروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

تصانیف: بہادر شاہ ظفرؔ کا کلیات خاصا ضخیم ہے، جو چار دواوین پر مشتمل ہیں۔ کلیات ظفرؔ میں اردو زبان کے علاوہ پنجابی اور پوربی زبان کی اثرات کے حامل اشعار بھی ملتے ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اُجڑے دیار	ویران بستی	آرزو	تمنا، خواہش
دراز	طویل، لمبی	صیاد	شکاری
عالم ناپائیدار	مٹ جانے والی دنیا	کُنجِ مزار	مزار کا گوشہ
کوئے یار	محبوب کی گلی		

غزل کے اشعار کی تشریح

بہادر شاہ ظفر: (1862-1775)

بہادر شاہ ظفر آخری مغل بادشاہ تھے جنہیں ناکام جنگ آزادی کے بعد انگریزوں کے ہاتھوں بے حد ذلت اُٹھانا پڑی اور انتہائی برے حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کی زندگی میں بے پناہ دکھ، کرب اور حزن و ملال پایا جاتا ہے۔ زندگی کے آخری ایام انتہائی کسمپرسی کے عالم میں گزارے۔ یہ غزل بھی انہی دنوں کی یادگار ہے۔ یہ عبارت ہر شعر کی تشریح سے پہلے لکھیں۔

شعر 1۔

لگتا نہیں ہے دل مرا اُجڑے دیار میں
کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

تشریح:

اس شعر میں شاعر نے اپنی زندگی کی مشکلات اور مصائب سے گھبرا کر اپنی محرومیوں اور مجبوریوں کا اظہار کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس اُجاڑ اور ویران بستی میں میرا دل ہرگز خوش نہیں ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وہ دن گزر گئے جب میرے پاس سب کچھ تھا، بادشاہت تھی۔ قوت اور طاقت تھی لیکن اب کچھ نہیں رہا۔ اس لئے اب ان ویران کوچوں میں میرا دل نہیں لگتا۔ شاعر کہتا ہے کہ آج تک اس دُنیا نے کسی کا ساتھ نہیں دیا تو میرا کیونکر دے گی۔ میرا دل رنج و غم سے بوجھل ہے ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ میں اس غم سے چھٹکارا پاسکوں میں سخت پریشان اور بدحال ہوں مگر خود کو تسلی دیتے ہوئے کہتا ہے کہ کون ہے جسے دنیا میں بقا اور دوام حاصل ہے اس دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو غم سے نجات حاصل کر لے۔ یہاں ہر شخص دکھی اور پریشان ہے۔

شعر 2۔

عمر دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

تشریح:

شاعر نے اس شعر میں اس مختصر ترین، عارضی اور بے ثبات زندگی کو طنزاً عمر دراز یعنی لمبی عمر کہا ہے۔ خوشی کے لمحات جلدی گزر جاتے ہیں جبکہ دکھوں اور غموں سے بھرے دن طویل ہو جاتے ہیں۔ ہماری یہ بے لطف زندگی بظاہر بہت طویل ہوتی ہے، حقیقت میں بہت ہی عارضی اور مختصر ہے۔ انسان آدھی زندگی خواہش کرتے اور آدھی زندگی خواہش کی تکمیل کا انتظار کرتے گزار دیتا ہے۔ شاعر کا خیال ہے کہ اس دنیا میں کوئی خواہش کبھی پوری نہیں ہوتی۔ موت آجاتی ہے اور زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ انسان کی خواہشات لامحدود ہیں مگر یہ خواہشات کبھی پوری ہوتی ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں۔

شعر 3۔ بُلبل کو باغباں سے نہ صَیّاد سے گلہ
قسمت میں قید لکھی تھی فصل بہار میں

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنی قسمت پر شاکر دکھائی دیتا ہے۔ شاعر چونکہ زندان میں قید ہے اور اپنے قید ہونے کے بارے میں بالکل پریشان نہیں۔ ویسے تو بلبل اپنی قید پر پریشان اور غم زدہ رہتا ہے کیونکہ ہر آزاد پرندہ قید کو پسند نہیں کرتا مگر یہ ایسا بلبل ہے جو اپنی قید پر غم زدہ نہیں اسے نہ مالی سے گلہ ہے اور نہ صیاد سے شکوہ کرتا ہے۔ اس شعر میں بُلبل سے مراد شاعر کی اپنی ذات باغباں سے مراد دوست احباب اور صیاد سے مراد فرنگی ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ مجھے نہ انگریزوں اور عزیز و اقارب سے گلہ ہے۔ اس میں کوئی قصوروار نہیں اور اپنی تباہی کا کسی سے کوئی گلہ اور شکوہ نہیں۔ یہ سب کچھ تو قسمت ہی میں لکھا تھا۔

شعر 4۔ ان حسرتوں سے کہ دو کہیں اور جا بسیں
اتنی جگہ کہاں ہے دل داغ دار میں

تشریح:

اس شعر میں شاعر انسان کی مختصر زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ انسان اس دُنیا میں آتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے یہ مختصر زندگی مانگ کر لایا تھا۔ شاعر نہایت مایوسی، محرومی اور بے بسی کی کیفیت کا اظہار کرتے ہیں کہ میرا دل دکھوں، غموں اور پریشانیوں سے بھرا پڑا ہے۔ ادھوری خواہشات کا بے انتہا ہجوم ہے اتنے زخم اور داغ ہیں کہ اب یہاں مزید حسرتوں اور آرزوؤں کی گنجائش نہیں ہے۔ چنانچہ ان نئی حسرتوں سے کہو کہ کوئی اور ٹھکانہ ڈھونڈیں۔ شاعر بہت پریشان ہے اور کہتا ہے کہ اب ساری خواہشیں اور تمنائیں ختم ہو چکی ہیں، زندگی کے باقی دن میں گن گن کر گزار رہا ہوں۔

شعر 5۔ دن زندگی کے ختم ہوئے شام ہو گئی
پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کنج مزار میں

تشریح:

شاعر کا یہ شعر ان کی بے بسی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ ان کی زندگی غم و الم سے بھری ہوئی تھی اور عمر کے آخری ایام تو انہیں گن گن کر گزارنے پڑے۔ چنانچہ یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ ان کی زندگی کی شام ہونے والی ہے۔ چونکہ بہادر شاہ ظفر کے سامنے اپنی زندگی کی شادمانی اور آزادی ہے اس لیے اسے تنہائی اور قید ستاتی ہے مگر خود کو کہتے ہیں کہ اب میری زندگی کے دن ختم ہو چکے ہیں۔ میں نے پریشانیاں اور تکالیف دیکھی ہیں اب ختم ہونے والی ہیں کیونکہ میری موت کا پیغام آگیا ہے موت ہی اس کے لیے نجات اور رہائی کا باعث ہے۔

شعر 6۔ کتنا ہے بد نصیب ظفرؔ، دفن کے لئے
دو گز زمین بھی نہ ملی کُوئے یار میں

تشریح:

شاعر چونکہ برصغیر کا بادشاہ تھا 1857ء کی جنگ آزادی کی زبردست ناکامی کے بعد بہادر شاہ کو انگریزوں نے جلاوطن کر دیا۔ اسے لال قلعے سے نکال کر رنگوں میں قید کر دیا۔ ہر محب وطن کی طرح ان کی بھی دلی خواہش تھی کہ موت کے بعد ان کی آخری آرام گاہ وطن عزیز میں ہو مگر تقدیر کو یہ بھی گوارا نہ تھا۔ شاعر کتنا بد نصیب انسان ہے کہ جس محبوب وطن کی محبت میں اتنے صدمے اٹھائے، اس کی خاطر موت کو گلے لگایا، اسے اس گلی میں دفن ہونے کے لیے تھوڑی سی جگہ بھی نہ مل سکی۔ بہادر شاہ ظفر نے قسمت کی اسی ستم ظریفی کا ماتم کیا ہے۔

حل مشقی سوالات

سوال 1: بہادر شاہ ظفر کی غزل کو سامنے رکھتے ہوئے مختصر جواب دیں۔

(الف) انسان کی عمر دراز کے چار دن کیسے کٹتے ہیں؟

جواب: انسان کی عمر دراز کو اگر چار دن تصور کر لیا جائے تو دو دن انسان دنیا کی خواہشات اپنے دل میں پیدا کرنے اور اکٹھی کرنے میں گزار دیتا ہے۔ اور دو دن ان خواہشات کی تکمیل کے انتظار میں گزر جاتے ہیں

(ب) بلبل کو باغباں اور صیاد سے کیا گلہ ہے؟

جواب: بلبل کو باغباں اور صیاد سے کوئی گلہ نہیں ہے بلکہ بلبل کا قید ہو جانا اس کی تقدیر میں تھا۔ شاعر کا کہنا یہ ہے، کہ مجھے نہ تو اپنے ساتھیوں سے شکوہ ہے نہ قابض انگریزوں سے بلکہ اپنے وطن سے دور قید ہو جانا اس کی قسمت میں تھا۔

(ج) بلبل کی قسمت میں کیا لکھا تھا؟

جواب: بلبل کی قسمت میں قید اور مصیبت لکھی تھی۔

(د) شاعر اپنی حسرتوں سے کیا کہنا چاہتا ہے؟

جواب: شاعر اپنی حسرتوں سے یہ کہنا چاہتا ہے کہ اب کسی اور دل میں ٹھکانا ڈھونڈ لیں کیونکہ زخموں سے چور دل میں اب مزید زخم کھانے کی گنجائش نہیں ہے۔

(ح) شاعر نے اپنی کس بد نصیبی کا ذکر کیا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے محبوب کی گلی یعنی وطن میں دفن نہ ہونے کی بدنصیبی کا ذکر کیا ہے۔

سوال2: مندرجہ ذیل الفاظ اور تراکیب کے معنی لکھیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دیار	شہر۔ملک	عالم ناپائیدار	عارضی دنیا
باغباں	مالی	فصل بہار	بہار کا موسم
کنج مزار	قبر کا کونہ		

سوال: اعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

عالم پائیدار، عمر دراز، صیاد، باغبان، کنج مزار

جواب: عَالَم، پَائیدَار، عُمرِ دَرَاز، صَیَّاد، بَاغْبَان، کُنجِ مَزَار۔

سوال4: کالم (الف) میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
اجڑا دیار	کوئے دیار	عالم ناپائیدار
عمر دراز	شام	چار دن
آرزو	دل داغ دار	انتظار
باغباں	فصل بہار	صیاد
قید	صیاد	فصل بہار
حسرتیں	انتظار	دلِ داغ دار
دن	چار دن	شام
دو گز زمین	عالم ناپائیدار	کوئے یار

5۔ مقطعے میں شاعر نے کس چیز کی تمنا کی ہے۔

جواب: شاعر نے اپنے وطن کی سرزمین میں دفن ہونے کی تمنا کی ہے۔

6۔ ظفر کی اس غزل کو غور سے پڑھیں اور درج ذیل کے جواب دیں۔

(الف) اس غزل کا مطلع کیا ہے؟

جواب: اس غزل کا مطلع یہ ہے۔

لگتا نہیں ہے دل میرا اجڑے دیار میں

کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

(ب) اس غزل کا مقطع کیا ہے؟

کتنا ہے بد نصیب ظفرؔ دفن کے لیے

دو گز زمین بھی نہ ملی کوئے یار میں

(ج) اس غزل کی ردیف کیا ہے؟

جواب: اس غزل کی ردیف "میں" ہے۔

(د) کوئی سے چار قافیوں کی نشاندہی کریں۔

جواب: دیار، ناپائیدار، انتظار، بہار، داغ دار، مزار، یار

7۔ پہلے شعر میں شاعر نے "اجڑے دیار" کو کس کے لیے استعارہ استعمال کیا ہے؟

جواب: شاعر نے پہلے شعر میں اُجڑے دیار کو دنیا کے لیے خصوصاً رنگون کے لیے استعارہ استعمال کیا ہے۔

8۔ مقطعے میں شاعر نے "دو گز زمین" کا کنایہ کس کے لیے استعمال کیا ہے؟

جواب: شاعر نے دو گز زمین کا کنایہ کوئے یار یعنی اپنے وطن کے لیے استعمال کیا ہے۔

9۔ اس غزل کا کون سا شعر پسند ہے؟ پسندیدگی کی وجہ بھی لکھیں۔

جواب: مجھے اس غزل کا پانچواں شعر پسند ہے کیونکہ اس شعر میں دنیا کی حقیقت یعنی بے ثباتی اور ناپائیداری کا ذکر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دنیا کے رنج والم کے خاتمے کا بھی ذکر ہے۔

10۔ متن کے مطابق مناسب لفظ کی مدد سے مصرعے مکمل کریں۔

جواب: (الف) کس کی بنی ہے عالمِ ناپائیدار میں

(ب) دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

(ج) بلبل کو باغباں سے نہ صیاد سے گلہ

(د) پھیلا کے پاؤں سوئیں گے کنجِ مزار